کے ذوق انگریز پرستی کی تاریخ کے بارے میں لکھتے ہیں :

" اس مخطوطے کے مطالعے سے سرسید کے علمی وفنی ذوق ہی کا پتہ نہیں چلتا، بلکہ اس سے ان کے سیاسی خیالات پر بھی روشنی پڑتی ہے ۔ انگریز پرستی کے تعلق سے عام طور پر کہا جاتا ہے کہ ان کے خیالات میں تبدیلی ۱۸۵۷ء کے پرآشوب دور کے مشاہدے کے نتیجے میں آئی تھی اور اس کی بنیاد مصالح ملی مفادات قومی کے تحفظ کے سوا اور کچھ نہ تھی پیش نظر مخطوطے سے معلوم ہوتا ہے کہ سرسید مرحوم کی انگریز پرستی کی تاریخ اس سے بہت پہلے شروع ہو چکی تھی۔ ۱۸۵۷ء سے تقریبًا پندرہ برس پہلے بھی وہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے استعماری حکام کو عدل میں نوشیرواں اور حکومت میں حضرت سلیمان علیہ السلام پر ترجیح دیتے تھے ۔ ان کے ذوقِ حکام پرستی سے قومی غیرت اور ملی حمیّت کی نفی ہوتی ہے اور ان کے اندازِ بیان سے اللہ کے ایک عظیم الشان پیغمبر کی توہین کا پہلو نکلتا ہے"۔

مقدمہ کے مطالعہ سے ، موضوع سے مرتب کے کمال مناسبت، ان کے فکر کی سلامتی اور نقطۂ نظر کی صحت کا اندازہ ہوتا ہے ، کتابت عمدہ ہے چھپائی اچھی ہے، صحت کا اہتمام بھی نظر آتا ہے ۔جلد سرسید کی تصویر سے مزین ہے ۔

(ش وضوی)

مولانا دین محمد وفائی ۔ سوانح، شخصیت اور علمی خدمات

مؤلف : ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہاں پوری

ناشر : مولانا دین محمد وفائی اکیڈمی، کراچی

صفحات : ۳۲۴ سے زائد

قیمت : ۱۵/- روپے

ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہاں پوری نے سلسلہ مشاہیر کا جو سلسلہ شروع کیا ہے ۔ اس سلسلے کی تیسری کتاب مولانا دین محمد وفائی کی شخصیت و خدمات پر حال ہی میں شائع ہوئی ہے ۔ سلسلے کی پہلی دو کتابیں حسن علی آفندی اور سردار محمد امین خان کھوسو پر شائع ہو چکی ہیں ۔ اس سلسلے کی ایک خوبی

یہ ہے کہ ان تینوں مشاہیر پر اردو میں پہلی کتابیں ہیں ۔

مولانا دین محمد وفائی سندھ کے نامور عالم دین، بلند پایہ مورخ، صاحب طرز ادیب اور مشہور صحافی تھے۔ سندھی زبان میں "یادگار وفائی" کے نام سے مختلف حضرات کے مضامین کا ایک مجموعہ چھپا تھا اور اب وہ بھی ایک عرصے سے نایاب ہوگیا ہے۔ ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری نے معیار وجامعیت ہر دو اعتبار سے اس سے زیادہ اور عمدہ کام انجام دیا ہے ۔

کتاب کو مقدمہ کے علاوہ آٹھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ ان آٹھ ابواب نے مولانا وفائی مرحوم کی زندگی، شخصیت اور افکار و خدمات کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کر لیا ہے ابواب یہ ہیں :

۱۔ "خود نوشت" اس باب میں مولانا وفائی کی تین تاریخی تحریروں کا ترجمہ ہے ۔

۲۔ "تعلیم و تربیت" کے باب میں مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی اور ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری کے دو مضمون ہیں ۔

۳۔ شخصیت و سوانح کے عنوان کے تحت سترہ مضمون ہیں اور سندھ کے نامور محققین اور مصنفین کے علمی تاریخی، سوانحی اور مشاہداتی و تاثراتی مضامین ہیں ان میں کچھ مضامین سندھی سے ترجمہ کیے گئے ہیں لکھنے والوں اللہ بخش عقیلی سرشار، پیر علی محمد راشدی، مولانا غلام محمد گرامی، ڈاکٹر نبی بخش بلوچ، مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی علی احمد بروہی، کریم بخش خالد، مظہر الدین سومرو، ڈاکٹر ممتاز بخاری کے علاوہ کئی دوسرے اہل قلم ہیں۔ براہ راست لکھنے والوں میں ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری، پروفیسر رحمت فرخ آبادی، مظہر یوسف وغیرہ ہیں۔

۴۔ "افکار و مسلک" کے باب میں دو مضمون ہیں اور دونوں ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری کے قلم سے ہیں ایک مضمون کا عنوان ہے "مولانا دین محمد وفائی ولی اللہی ۔ نسبت مذہبی اور مسلک سیاسی پر ایک نظر" دوسرے مضمون کا عنوان "مولانا وفائی کا سیاسی مسلک" ہے دونوں مضمون تحقیقی اور فکر انگیز ہیں ۔

۵۔ "اخلاق و سیرت" کے تحت مولانا محمد نور مرشد کی، مولانا اللہ ورایو بروہی، اور عبید اللہ ولی اللہی کے مضامین ہیں۔ یہ تینوں اہل قلم چونکہ مولانا وفائی مرحوم سے بہت قریبی اور خاص نسبت رکھتے تھے۔ اخلاق وسیرت کے موضوع پر لکھنا انہی حضرات کو زیب دیتا ہے ۔

۶۔ علمی و ادبی خدمات کے مختلف پہلوؤں پر لکھنے والوں میں پیر حسام الدین راشدی، ڈاکٹر این میری شمیل، پروفیسر رحمت فرخ آبادی، عبدالکریم سعدی وغیرہ ہیں۔

۷۔ صحافت اور شاعری" کے باب میں چار مضمون ہیں اور چاروں ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری کے قلم سے ہیں ۔

بقیہ صفحہ ۳۰ پر ملاحظہ فرمائیں